جماعت اسلامی کو بیخ و بُن سے اکھاڑ پھینکنے کی مہم

سوال :

میں اپنے قصبہ ...... میں جماعت اسلامی کی طرف سے کام کر رہا ہوں۔ چند اور رفیق بھی میرے ساتھ ہیں۔ انفرادی مخالفت پہلے بھی تھی جس کی رپورٹ میں اپنی جماعت کے مرکز کو بھیجتا رہا ہوں۔ لیکن اب ایک معاملہ ایسا پیش آگیا ہے کہ آپ سے استفسار کرنا ناگزیر ہوگیا ہے۔

پرسوں سے ایک مولانا صاحب جن کا نام ...... ہے یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں اور انھوں نے قصبہ میں اپنے خاص اشتہارات (ایک نقل منسلک ہے[1]) کافی تعداد میں تقسیم کرائے ہیں پھر شام کو ایک بہت بڑے مجمع میں تقریر کر کے جماعت اسلامی کے خلاف بہت کچھ زہر اگلا ہے۔ میں چند باتیں اُن کی عرض کر کے ملتمس ہوں کہ ضروری تصریحات سے جلد از جلد میری رہنمائی فرمائی جائے۔

مولانا مذکور کے ارشادات یہ تھے :-

(۱) جماعت اسلامی کے بڑے امیر سید ابوالاعلیٰ صاحب نہ تو کوئی مستند عالم ہیں نہ کوئی مفسر۔ صرف اپنے ذاتی علم کی بنا پر ترجمہ اور تفسیر کرتے ہیں۔ اس کی مثال انھوں نے یہ دی ہے کہ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون، کا ترجمہ خطبات میں یہ ہے کہ "نیکی کا مرتبہ تم کو نہیں مل سکتا جب تک کہ تم وہ سب چیزیں خدا کے لئے قربان نہ کر دو جو تم کو عزیز ہیں۔" اس کی تشریح میں مولانا نے مذکور نے یہ فرمایا کہ دیکھو جماعت اسلامی تم کو نیک اور مسلمان نہیں سمجھتی جب تک کہ تم کل مال خدا کی راہ میں جماعت کو نہ دے دو۔ ورنہ اس کا سیدھا سادہ مطلب یہ ہے کہ تم نیکی میں کمال حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ اپنی پیاری چیزوں سے کچھ خدا کی راہ میں قربان نہ کر دو مطلب یہ ہے کہ نیک اور مسلمان تو تم ہر وقت ہو یعنی جب تک تم یہ کہتے ہو کہ ہم مسلمان ہیں، البتہ کامل جب ہوگے جب پیاری شے میں سے کچھ خدا کی راہ میں قربان کر دو گے۔

قرآن کے چند ترجموں میں میں نے بھی دیکھا ہے کہ لفظی ترجمہ یہی ہے جو انھوں نے کیا ہے۔

[1] یہ ایک مطبوعہ اشتہار ہے۔ جس میں تین دیوبندی علماء کے فتوے درج ہیں۔

اس کی کیا تاویل ہو سکتی ہے؟

(۲) پھر انھوں نے یہ کہا کہ دیکھو جماعت اسلامی قرآن میں تحریف کر کے اس کو اپنے منشا کے مطابق ڈھالنا چاہتی ہے جو بہت بڑا ظلم ہے۔ اس کے ثبوت میں انھوں نے ایک رسالہ ترجمان القرآن جلد ۱۲، عدد ۲، ماہ صفر مطابق اپریل ۱۹۳۶ء ص ۱۳۹ پر سورۂ بقرہ رکوع ۲۴ کی ایک آیت پیش کی ہے۔ رسالۂ مذکور میں تحریر کردہ آیت یہ ہے: یا ایھا الناس ادخلوا فی السلم کافۃ الخ حالانکہ قرآن پاک میں یہی آیت اس طرح درج ہے: یا ایھا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ۔ الخ۔ یہ ان کی ایسی دلیل ہے جو واقعی ہے اور مخالف لوگ اس تحریف سے جتنا بھی متنفر ہوں کم ہے۔ چونکہ یہ قرآن کا معاملہ ہے جس کی بقا کے لئے ہر مسلمان خواہ وہ بے عمل ہی کیوں نہ ہو، جان کی بازی لگا سکتا ہے، تو آپ سے یہ معلوم کرنا ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟

مولانا مذکور نے اپنی تقریر میں یہ بھی فرمایا ہے کہ میں نے جماعت اسلامی کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے کا بیڑا اٹھایا ہے اور جب تک اس کام میں کامیابی حاصل نہ کر لوں گا دوسرا کام اپنے اوپر حرام سمجھوں گا۔ اسی لئے انھوں نے چند علماء کے فتوے بھی چھپنے کے لئے بھیجے ہیں جن کے ذریعے پروپگنڈہ کیا جائے گا۔

جواب:

جو حالات آپ نے لکھے ہیں وہ اس سے کچھ مختلف نہیں ہیں جو پاکستان میں ہر جگہ رونما ہیں۔ ہم اور ہمارے مخالفین، دونوں اپنا اپنا نامۂ اعمال خود تیار کر رہے ہیں۔ جن اعمال کو ہم اپنے حساب میں درج کرانا چاہتے ہیں اُن کے لئے کوشاں ہیں اور دوسرے فضول کاموں میں اپنا وقت ضائع کرنا پسند نہیں کرتے۔ اس کے برعکس ہمارے مخالفین نے اگر اپنے لئے یہی پسند کیا ہے کہ ان کے نامۂ اعمال میں ہماری مخالفت ہی سب سے نمایاں مقام پائے تو ضرور وہ اس کارِ خیر کو بڑھ چڑھ کر انجام دیں۔ ایک وقت آئے گا کہ ہم سب کے ہاتھ میں اپنا اپنا تیار کردہ کارنامۂ حیات دیدیا جائے گا اور حکم ہوگا کہ اقرأ کتابک کفیٰ بنفسک الیوم علیک حسیبا۔

جو مولانا صاحب آپ کے علاقے میں جماعت اسلامی کو بیخ و بُن سے اکھاڑ پھینکنے کا بیڑا اٹھائے پھر رہے ہیں ان کے اعتراضات کا مختصر جواب یہ ہے:

(۱) خطبات کے جس مقام کو انھوں نے نشانۂ ملامت بنایا ہے وہ "زکوٰۃ کی حقیقت" کے زیرِ عنوان آپ خود تلاش کرکے دیکھ سکتے ہیں۔ لن تنالوا البر الخ کا ترجمہ میں نے یہ کیا ہے "تم نیکی کے مقام کو نہیں پا سکتے جب تک کہ وہ چیزیں خدا کی راہ میں قربان نہ کرو جن سے تم کو محبت ہے۔" اور اس سے میں نے مراد یہ لی ہے کہ اللہ کا دوست بننے اور اس کی پارٹی (حزب اللہ) میں شامل ہونے کے لئے ضروری ہے کہ آدمی اللہ کی محبت پر جان، مال، اولاد، خاندان، وطن، ہر چیز کی محبت کو قربان کر دے۔ اس کے ساتھ ذرا مولانا اشرف علی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ و تشریح پر بھی نگاہ ڈال لیں۔ وہ ترجمہ یہ فرماتے ہیں کہ "تم خیرِ کامل کو کبھی نہ حاصل کر سکو گے یہاں تک کہ اپنی پیاری چیز کو خرچ نہ کرو گے۔" اور اس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں "شاید یہود کے ذکر میں یہ آیت اس واسطے فرمائی کہ ان کو اپنی ریاست عزیز تھی جس کے تھامنے کو نبی کے تابع نہ ہوتے تھے۔ تو جب تک وہی نہ چھوڑیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں درجۂ ایمان نہ پاویں۔" (ملاحظہ ہو: مترجم حمائل شریف، مطبوعہ ۱۳۵۷ھ، ص ۹۷)۔ اب ہر شخص خود دیکھ سکتا ہے کہ نہ میرا ترجمہ ہی مولانا ممدوح کے ترجمہ سے کچھ زیادہ مختلف ہے اور نہ اس کی تشریح ہی میں معنی کے لحاظ سے کوئی بڑا فرق پایا جاتا ہے۔ اس کے بعد معترض نے میرے ترجمہ و تشریح سے جو معنی نکالے ہیں ان پر دوبارہ ایک نظر ڈال لیجیے۔ آخر میرے ترجمہ و تشریح سے یہ مطلب کیسے نکل آیا کہ جب تک کوئی شخص اپنا سارا مال خدا کی راہ میں جماعت اسلامی کے حوالے نہ کر دے یہ جماعت اس کو نیک اور مسلمان نہیں سمجھتی؟ اس طرح جو لوگ دوسروں کو مطعون کرنے کے لئے اپنی طرف سے غلط باتیں گھڑ کر ان کی طرف منسوب کرتے ہیں ان کی یہ حرکت خود ہی ظاہر کر دیتی ہے کہ وہ نفسانیت کی بنا پر مخالفت کر رہے ہیں نہ کہ للہیت کی بنا پر۔

(۲) دوسری مثال جو انھوں نے دی ہے اس کو آپ کے دیئے ہوئے حوالے سے میں نے

اپریل ۳۷ء کے ترجمان القرآن میں نکال کر دیکھا اور معلوم ہوا کہ یہاں آیت نقل کرنے میں واقعی مجھ سے سخت غلطی ہوگئی ہے اور افسوس ہے کہ اس غلطی کی وجہ سے ترجمہ بھی غلط ہوگیا ہے۔ اس غلطی کو آج تیرہ سال ہوگئے۔ اس دوران میں آج تک نہ میری ہی نگاہ اس پر پڑی اور نہ کسی نے مجھ کو اس طرف توجہ دلائی۔ معترض بزرگ کا شکریہ کہ انھوں نے اس دیدہ ریزی کے ساتھ میری خطاؤں کو تلاش کرنے کی کوشش کی اور ایسی سخت غلطی پر ان کے ذریعے مجھے تنبّہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائے، وہی بہتر جانتا ہے کہ یہ سہو تھا یا دانستہ تحریف۔ بہرحال میرا معاملہ تو اللہ سے ہے۔ معترض بزرگ اگر پبلک کو حاکم حقیقی سمجھتے ہیں تو انھیں پورا اختیار ہے کہ اس کو دانستہ تحریف قرآن کے جرم کا ایک کھلا ہوا ثبوت کہہ کر لوگوں کے سامنے پیش کریں اور اس کا جتنا فائدہ اس دنیا میں اٹھا سکتے ہوں اٹھائیں۔

اب چند کلمات ان فتووں کے متعلق بھی عرض ہیں جو جناب مولانا مہدی حسن صاحب اور مولانا اعزاز علی صاحب اور مولانا فخرالحسن صاحب نے جماعت اسلامی کے خلاف صادر فرمائے ہیں۔ ان فتووں میں مجرد حکم بیان کیا گیا ہے۔ نہ تو مولانا مہدی حسن صاحب نے یہ بتایا کہ میری کتابوں اور مضامین میں کیا باتیں "اہل السنت والجماعۃ کے طریقے کے خلاف" ہیں اور انھوں نے کہاں سے یہ نتیجہ نکالا کہ میں "صحابۂ کرام اور ائمہ مجتہدین کے متعلق اچھا خیال نہیں رکھتا" اور حدیث کے متعلق میرے کیا خیالات ہیں جو ان کے نزدیک "ٹھیک نہیں ہیں"، اور میں نے کہاں یہ لکھا ہے کہ میں "بے عمل مسلمانوں کو مسلمان ہی نہیں سمجھتا"۔ اور نہ مؤخرالذکر دونوں بزرگوں ہی نے کچھ تھوڑی سی مزید تکلیف گوارا کر کے وہ زہر پیش کیا جو جماعت کی جانب سے شہد میں ملا کر مسلمانوں کو استعمال کرایا جا رہا ہے اور نہ وہ دلائل ارشاد فرمائے جن کی بنا پر وہ مرزائیوں کو جماعت اسلامی سے اصلح (افسوس کہ دونوں صاحبوں کو شریف آدمیوں کی سی زبان لکھنے کی توفیق بھی میسر نہ ہوئی) قرار دیتے ہیں اور اس جماعت کو اُن سے بھی زیادہ دین کے لیے مضر رساں بتلاتے ہیں۔ اگر یہ اجمال و اختصار محض ضیقِ وقت کی وجہ سے ہے، جیسا کہ انھوں نے بیان فرمایا ہے، تو یہ بات نہایت افسوسناک

ہے کہ جن لوگوں کے پاس دلائل و وجوہ بیان کرنے کے لئے وقت نہیں ہے ان کو دوسروں پر اس قسم کے لغو اور مہمل فتوے جڑنے کے لئے کافی وقت مل جاتا ہے۔ لیکن اگر اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ حضرات اپنے فتووں کے لئے کوئی معقول دلیل اپنے پاس نہیں رکھتے اس لئے انھوں نے محض چند سطری احکام جاری کر کے اپنے بغض کی تسکین کا سامان کیا ہے، تو میں اس کے سوا کچھ نہیں کہہ سکتا کہ ان کے حق میں خدا سے نیک ہدایت کی دعا کروں۔ بہرحال اگر آپ موقع پائیں تو ان صاحبوں کو میرا یہ پیغام پہنچا دیں کہ آپ پر میرا، اور جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا اور عام مسلمانوں کا یہ اخلاقی حق ہے کہ آپ اپنے فتوے کے دلائل و وجوہ بیان فرمائیں۔ ان کی جو بات حق ہو گی اسے قبول کرنے میں انشاء اللہ دریغ نہ کیا جائے گا، اور میں اپنی حد تک یقین دلاتا ہوں کہ مجھے کبھی اپنی غلطی تسلیم کرنے میں نہ تامل ہوا ہے نہ آئندہ ہو گا، بشرطیکہ میری غلطی دلائل سے ثابت کی جائے نہ کہ سب و شتم سے۔ اور اگر انھیں کوئی غلط فہمی لاحق ہو ئی ہو گی تو اسے دلائل کے ساتھ رفع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ "ترجمان القرآن" کے صفحات خدمت کے لئے حاضر ہیں۔ جس طرح مولانا حکیم عبدالرشید محمود صاحب گنگوہی کا مضمون بے کم و کاست یہاں شائع کر کے اس کا جواب دیا گیا ہے، اسی طرح ان کے ارشادات بھی کسی حذف و ترمیم کے بغیر درج کئے جائیں گے اور جواب حاضر کر دیا جائے گا۔ اشتہار بازوں کے لئے ادچھے ہتھیار فراہم کرنے سے زیادہ بہتر یہ ہے کہ وہ اپنے علمی وقار کے ساتھ سامنے تشریف لائیں اور اپنی پوری بات کہہ کر دوسرے کا پورا جواب سننے کے لئے تیار رہوں۔

دوسرے وہ حضرات بھی جو وقتاً فوقتاً اپنی مجلسوں میں میرے اور جماعت اسلامی کے خلاف اظہار خیال فرماتے رہتے ہیں، میری اس گزارش کے مخاطب ہیں۔ ان سے کہیں سابقہ پیش آئے تو عرض کر دیجئے کہ آپ کی شانِ تقویٰ اور جلالتِ قدر کے لحاظ سے یہ طریقہ کچھ موزوں نہیں ہے۔ اولیٰ یہ ہے کہ شخصِ متعلق کو اپنے اعتراضات سے آگاہ فرمائیے تاکہ یا تو اس کی اصلاحِ خیال ہو جائے یا آپ کی غلط فہمیاں دور ہو جائیں۔ مجھے معلوم ہے کہ ان میں سے اکثر اصحاب نے جماعت اسلامی کی